قادیانی عقائد ایک نظر میں

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کی شان اقدس میں مرزا کی ہرزہ سرائی

اللہ تبارک وتعالیٰ اس جہان کے خالق و مالک، حاکم مطلق اور سبھی کچھ ہیں۔ ہر قسم کے نقص وعیب سے پاک، خاندان، کنبہ برادری، عزیز واقارب، اولاد اور جملہ انسانی اوصاف وتعلقات سے مبرا ہیں۔ ان کی شان حمید خود ان کی نازل کردہ آخری کتاب قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی۔ لیس کمثلہ شی۔ قرآن وحدیث کے علاوہ اکابر علمائے متقدمین ومتاخرین کی کتابیں حضرت حق کی عظمت وجلالت کے موضوعات سے پُر ہیں۔ لیکن اتنا کچھ کہنے، سننے کے بعد بھی اس کی عظمت وکبریائی اور اس کی حقیقت کا ادراک انسانی فہم سے ماوراء ہے۔ حتیٰ کہ پیغمبر اعظم ﷺ فرماتے ہیں:

"ہم تیری معرفت کا حق ادا نہیں کر سکے۔"

لیکن متنبی قادیاں نے جس دیدہ دلیری سے مسلمہ عقائد کا مذاق اڑایا ہے اور گلی میں گلی ڈنڈا کھیلنے والے بچوں کے باہمی ذوق کے انداز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے اور اپنی خود ساختہ نبوت کے ثبوت کے لیے اللہ تعالیٰ کے متعلق خرافات کا پلندہ گھڑا ہے، وہ مرزا کی نامرادی کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ دل پر ہاتھ رکھ کر ان خرافات کو پڑھیں:

← "وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ ہے۔" (ملخص)

(سراج منیر ص ۵۵، مندرجہ روحانی خزائن، ص ۵۷، ج ۱۲)

← "وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے، اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا۔"

(تجلیات الٰہیہ، ص ۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۹۶، ج ۲۰)

← "قیوم العالمین (اللہ تعالیٰ) ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض اور طول رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔"

(توضیح المرام ص ۷۵، مندرجہ روحانی خزائن، ص ۹۰، ج ۳)

مرزا قادیانی نے کہا کہ نبوت اور وحی کا دروازہ بند مانا جائے تو پھر لازم آئے گا کہ:

➡ ''کیا کوئی عقل منداس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانے میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں (یعنی وحی نہیں بھیجتا)۔ پھر اس کے بعد یہ سوال ہوگا کہ بولتا کیوں نہیں۔ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔''

(ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۴۴' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۳۱۲' ج ۲۱)

➡ ''آواہن خدا تیرے (مرزا کے) اندر اتر آیا۔''

(کتاب البریہ ص ۷۶' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۱۰۲' ج ۳)

➡ ''میں (مرزا) نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۶۴' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۵۶۴' ج ۵)

➡ ''انت منی بمنزلة اولادی۔ اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے۔''

(اربعین ۴ حاشیہ ص ۲۳' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۴۵۲' ج ۱۷)

➡ ''خدا نے مجھے (مرزا کو) الہام کیا کہ تیرے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ کان اللہ نزل من السماء۔ گویا خدا آسمانوں سے اتر آیا۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۹۵' مندرجہ روحانی خزائن ص ۹۸۔۹۹)

مرزا قادیانی کا ایک مرید قاضی یار محمد اپنے ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ ''اسلامی قربانی'' میں لکھتا ہے:

➡ ''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا۔ سمجھنے والے کے لیے اشارہ کافی ہے۔ (ص ۱۲)

جس سے رجولیت کی طاقت کا اظہار ہو' ظاہر ہے کہ اسے حمل قرار پائے گا۔ تو اس کے متعلق مرزا قادیانی نے خود لکھا کہ:

➡ ''میرا نام ابن مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی مہینہ کے بعد جو (مدت حمل) دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''

(کشتی نوح ص ۴۶۔۴۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰' ج ۱۹)

➡ ''خدا نکلنے کو ہے۔ انت منی بمنزلة بروزی۔ تُو (مرزا) مجھ (خدا) سے ایسا ہے جیسا کہ میں (خدا) ہی ظاہر ہو گیا۔''

(سرورق آخری ریویو جلد ۵' شمارہ ۳' ۱۵۔ مارچ ۱۹۰۶ء کا الہام' تذکرہ ص ۶۰۴ طبع ۴)

➡ ''خاطبنی اللہ بقولہ اسمع یا ولدی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کہہ کر خطاب کیا کہ اے میرے بیٹے سُن۔''

(البشریٰ جلد ۱' ص ۴۹)

➜ "خدا قادیان میں نازل ہوگا۔"

(البشریٰ جلد ا' ص ۵۶)

➜ "مجھ سے میرے رب نے بیعت کی۔"

(دافع البلاء ص ۶' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۱' ج ۱۸)

➜ "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۱' ج ۱۸)

حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم

حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم' اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور اس کی جملہ مخلوقات میں سب سے اعلیٰ' افضل اور رب العزت کے مقرب خاص ہیں۔

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپؐ کے لیے کہا گیا اور سچ یہ ہے کہ اس سے بڑھ کر آپ کے مقام رفیع کا بیان ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری کلام قرآن مجید میں مختلف حوالوں سے اپنے اس "عبد کاملؐ" اور "رسول خاتمؐ" کا ذکر کیا اور اتنے پیار اور محبت سے کہ۔

کرشمہ دامن می کشد کہ جا اینجا است

لیکن ایک مرزا غلام احمد ہے جس کے بے لگام اور گستاخ قلم سے اس انسان اعظمؐ ' رسول اکرمؐ اور نبی مکرم ﷺ کے متعلق وہ وہ دلخراش عبارتیں نکلیں کہ الامان والحفیظ!

ایسی جسارت تو ابلیس اعظم علیہ ما علیہ بھی نہ کرسکا۔ اس نے بھی محض اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے "انا خیر منہ" کی بات کہی۔ لیکن تیرہویں صدی کے دم آخر' انگریزی استبداد کے زیر سایہ نبوت کا ڈھونگ رچانے والے اس ابلیس مجسم نے اس امام الانبیاء کا کس طرح ذکر کیا' وہ بڑی ہی اندوہناک داستان ہے۔ افسوس کہ گوری اقلیت کے زیر سایہ یہ سب گند اچھالا جاتا رہا اور اب تک بعض بدقسمت اس مردود ازلی سے اپنی عقیدتوں کا رشتہ جوڑے بیٹھے ہیں۔ ہم اس کفر کو دل پر پتھر رکھ کر نقل کر رہے ہیں۔ آپ بھی ان ملعون تحریرات کو دیکھ کر مرزائی اور مرزائی نوازوں کو آئینہ دکھائیے۔

➜ "مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمدؐ کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۱۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۴۵۔۴۴۶' ج ۱۷)

➜ "یہ بات بالکل روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔"

(حقیقت النبوۃ ص ۲۲۸)

- ''آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۶۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۳' ج ۱۷)

- ''میرے نشانات کی تعداد دس (۱۰) لاکھ ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۶' مندرجہ روحانی خزائن ص ۷۲' ج ۲۱' مصنفہ مرزا کادیانی)

- ''نشان' معجزہ' کرامت اور خرق عادت ایک چیز ہے۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم' نصرۃ الحق ص ۵۰' مندرجہ روحانی خزائن ص ۶۳' ج ۲۱)

- ''سوال نمبر ۵۔ ایسے موقع پر مسلمان معراج پیش کر دیتے ہیں۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گھنے موتنے والا وجود تو نہ تھا۔''

(ملفوظات احمدیہ جلد نہم ص ۴۵۹)

- ''آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب......عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔''

(مرزا قادیانی کا مکتوب مندرجہ الفضل قادیان' ۲۲۔ فروری ۱۹۲۴ء)

- ''ہر ایک نبی کو اپنی استعداد اور کام کے مطابق کمالات عطا ہوتے تھے۔ کسی کو بہت' کسی کو کم۔ مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تو تب نبوت ملی' جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریمؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''

(کلمۃ الفصل' ص ۱۱۳ مولفہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے)

- ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے' حتیٰ کہ محمد رسول ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ (نعوذ باللہ)''

(اخبار الفضل' ۱۷۔ جولائی ۱۹۲۲ء)

- محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیاں' ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

ہلال اور بدر کی نسبت

اور قادیانی ظہور کی افضلیت کو اس عنوان سے بھی بیان کیا گیا کہ مکی بعثت کے زمانہ میں اسلام ہلال کی مانند تھا' جس میں کوئی روشنی نہیں ہوتی اور قادیانی بعثت کے زمانہ میں اسلام بدر کامل کی طرح روشن اور منور ہو گیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← ''اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا' اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر (چودھویں کا چاند) ہو جائے' خدا تعالیٰ کے حکم سے۔ پس خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اس صدی میں بدر کی شکل اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہوں۔ (یعنی چودھویں صدی)''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۴' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۲۷۵' ج ۱۶)

← ''آنحضرت کے بعثتِ اول میں آپ کے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن ان کی بعثتِ ثانی میں آپ کے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرت کی ہتک اور آیت اللہ سے استہزاء ہے۔ حالانکہ خطبہ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کی بعثتِ اول و ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد ۳ شمارہ ۱۰' مورخہ ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۲)

بڑی فتح مبین

اور اظہار افضلیت کے لیے ایک عنوان یہ اختیار کیا گیا کہ مرزا قادیانی کے زمانہ کی فتح مبین' آنحضرت ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ کر ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← ''اور ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانے میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی جو کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے۔ اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وقت ہو۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳۔۱۹۴' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۲۸۸' ج ۱۶)

روحانی کمالات کی ابتداء اور انتہا

• یہ بھی کہا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی مکی بعثت کا زمانہ روحانی ترقیات کا پہلا قدم تھا اور قادیانی ظہور کا زمانہ روحانی ترقیات کی آخری معراج ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← ''ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں (یعنی مکی بعثت میں) اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقیات کی انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لیے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلی فرمائی۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۷' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۲۶۶' ج ۱۶)

ذہنی ارتقاء

یہ بھی کہا گیا کہ مرزا قادیانی کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر تھا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← ''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا......

"اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعداد کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔ اب تمدن کی ترقی سے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ ان کا پورا ظہور ہوا۔"

(ریویو مئی ۱۹۲۹ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۶۶' اشاعت نہم مطبوعہ لاہور)

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ وہ (نعوذ باللہ) محمد رسول اللہ ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← "محمد رسول الله و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم۔ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ' ص ۴' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۰۷' ج ۱۸)

محمد رسول اللہ کی دو بعثتیں

قادیانی عقیدے کے مطابق مرزا کے محمد رسول ﷺ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کا دوبارہ دنیا میں آنا مقدر تھا۔ پہلی بار آپ مکہ مکرمہ میں محمد ﷺ کی شکل میں آئے اور دوسری بار قادیان میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بروزی شکل میں آئے۔ یعنی مرزا کی بروزی شکل میں محمد ﷺ کی روحانیت مع اپنے تمام کمالات نبوت کے دوبارہ جلوہ گر ہوئی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← "اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے۔ (یعنی چھٹی صدی مسیحی میں) ایسا ہی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری) کے آخر میں مبعوث ہوئے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۰' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۲۷۰' ج ۱۶)

← "آنحضرت ﷺ کے دو بعثت ہیں۔ یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت ﷺ کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود اور مہدی معہود (مرزا قادیانی) کے ظہور سے پورا ہوا۔"

(تحفہ گولڑویہ' ص ۹۴' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۴۹' ج ۱۷)

مرزا بعینہ محمد رسول اللہ

چونکہ قادیانی عقیدہ کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کمالات کے ساتھ مرزا کی بروزی شکل میں قادیان میں دوبارہ مبعوث ہوئے ہیں' اس لیے مرزا قادیانی کا وجود (نعوذ باللہ) بعینہ محمد رسول اللہ کا وجود ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← "اور خدا نے مجھ پر اس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا۔ یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا۔ پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی اخرین منھم کے لفظ کے بھی ہیں۔

جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں تفریق کرتا ہے اس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۵۸۔۲۵۹ ج ۱۶)

← "اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں رہی حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ صار وجودی وجودہ (یہاں تک کہ میرا وجود اس (محمد رسول ﷺ) کا وجود ہو گیا)۔ (دیکھو خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جاوے گا جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریمؐ سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا...... تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد ﷺ کو اتارا۔"

(کلمتہ الفصل ص ۱۰۴۔۱۰۵ مولفہ مرزا بشیر احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز قادیانی مارچ و اپریل ۱۹۱۵ء)

← صدی چودھویں کا ہوا سر مبارک
که جس پر وہ بدر الدجی بن کے آیا
محمد پئے چارہ سازی امت
ہے اب احمد مجتبیٰ بن کے آیا
حقیقت کھلی بعثت ثانی کی ہم پر
کہ جب مصطفیٰ میرزا بن کے آیا

(اخبار الفضل قادیان ۲۸۔ مئی ۱۹۲۸ء)

← اے مرے پیارے مری جان رسول قدنی
تیرے صدقے تیرے قربان رسول قدنی
پہلی بعثت میں محمد ہے تو اب احمد ہے
تجھ پہ پھر اترا ہے قران رسول قدنی

(اخبار الفضل قادیان ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء)

محمدؐ رسول اللہ کے تمام کمالات مرزا قادیانی میں

جب یہ عقیدہ ٹھہرا کہ مرزا کا وجود بعینہ محمدؐ رسول اللہ کا وجود ہے اور یہ کہ مرزا کا روپ دھار کر خود محمد رسول اللہ ہی دوبارہ قادیاں میں آئے ہیں تو یہ عقیدہ بھی ضروری ہوا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے تمام کمالات و امتیازات بھی مرزا کی طرف منتقل ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

← "جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدیؐ مع نبوت

محمدیہؐ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا؟"

(ایک غلطی کا ازالہ' ص ۱۰' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۱۲' ج ۱۸)

➜ "خدا تعالیٰ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وجود خاص آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہے یعنی خدا کے دفتر میں حضرت مسیح موعود اور آنحضرت ﷺ آپس میں کوئی دوئی یا مغائرت نہیں رکھتے بلکہ ایک ہی شان' ایک ہی مرتبہ اور ایک ہی منصب اور ایک ہی نام رکھتے ہیں گویا لفظوں میں باوجود دو ہونے کے ایک ہی ہیں۔"

(اخبار الفضل قادیان' جلد ۳ شمارہ ۳۷ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۷ ایڈیشن نہم لاہور)

➜ "گزشتہ مضمون مندرجہ الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۵ء میں' میں نے بفضلِ الٰہی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) باعتبار نام' کام' آمد' مقام' مرتبہ کے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود ہیں۔ یا یوں کہو کہ آنحضرت ﷺ جیسا کہ (دنیا کے) پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے تھے' ایسا ہی اس وقت جمیع کمالات کے ساتھ مسیح موعود کی بروزی صورت میں مبعوث ہوئے ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء بحوالہ قادیانی مذہب ص ۲۰۹ ایڈیشن نہم لاہور)

مرزا خاتم النبیین

جب قادیانی عقیدہ کے مطابق محمدؐ رسول اللہ کی قادیانی بعثت' جو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی' بعینہٖ محمدؐ رسول اللہ کی بعثت ہے تو مرزا قادیانی بروزی طور پر خاتم النبیین بھی ہوا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو:

➜ "میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و اخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۱۲' ج ۱۸)

➜ "مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔"

(کشتی نوح ص ۵۶' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۶۱' ج ۱۹)

مرزا افضل الرسل

➜ "آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔"

(مرزا کا الہام' مندرجہ تذکرہ طبع چہارم ص ۶۴۳)

← ''کمالاتِ متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کیے گئے اور اسی لیے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے...... پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریمؐ کے ظل ہیں۔''

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۷۰)

فخر اولین و آخرین

روزنامہ الفضل قادیان مسلمانوں کو للکارتے ہوئے کہتا ہے:

← ''اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے ہو اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آ جاؤ (یعنی مسلمانوں کا اسلام جھوٹا ہے۔ نعوذ باللہ۔ ناقل) جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) میں ہو کر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج بر و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں۔ اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔''

(الفضل قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص ۲۱۱۔۲۱۲، طبع نہم لاہور)

پہلے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر

اسی پر اکتفا نہیں، بلکہ قادیانی عقیدہ میں محمدؐ رسول اللہ کا قادیانی ظہور (جو مرزا قادیانی کے روپ میں ہوا ہے) کی ظہور سے اعلیٰ و افضل ہے۔ ملاحظہ ہو:

← ''اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱، مندرجہ روحانی خزائن، ص ۲۷۱۔۲۷۲، ج ۱۶)

← ''اس (آنحضرت ﷺ) کے لیے چاند کا کسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لیے چاند و سورج دونوں کا۔''

(اعجاز احمدی، ص ۷۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۸۳، ج ۱۹)

خیال زاغ کو بلبل سے برتری کا ہے
غلام زادے کو دعویٰ پیغمبری کا ہے

حضرت انبیاء کرام علیہم السلام

اللہ تعالیٰ کے رنگا رنگ مخلوقات میں انسان سب سے اعلیٰ و اشرف ہے۔ جسے اشرف المخلوقات

ہونے کا شرف حاصل ہے۔

گروہ انسانیت میں وہ سعادت مند پھر بڑی عظمتوں کے حامل ہیں جنہیں وحی ربانی کی تسلیم و اطاعت کا شرف حاصل ہوا اور اس گروہ مسلمین میں سے لاتعداد عظمتوں کے امین و حامل وہ ہیں جنہیں نبوت و رسالت کا تاج پہنایا گیا۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی سب سے بڑی امانت کا امین قرار دیا اور سب سے بڑی نعمت سے نوازا۔ یہ گروہ پاک باز انسان ہو کر بھی اتنا عظیم المرتبت ہے کہ معصومیت ان کے لوازم میں سے ہے۔ وہ معصوم اور اللہ تعالیٰ کی اس حفاظت میں ہوتے ہیں کہ گناہ ان کے گھر کا رخ نہیں کر سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے حامل اور اس کے مبلغ ہوتے ہیں۔ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر اس کی تبلیغ کرتے اور اُف تک نہیں کرتے چاہے اس راستہ میں ان کا جسم آرے سے چیرا جائے۔

لیکن قادیان کے اس شیطانِ مجسم نے اس گروہ پاک باز کو جس طرح یاد کیا' ان کی توہین کی اور اپنے ناپاک وجود کو ان سے برتر قرار دیا وہ اس دھرتی کا سب سے گھناؤنا کاروبار ہے۔ ان شیطنت آمیز تحریرات کی نقل و مطالعہ کسی شریف انسان کے بس کا روگ نہیں۔ لیکن ضرورت و مجبوری سے انہیں نقل کیا جا رہا ہے:

➜ "یہودیوں' عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلاء آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے' ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے بلکہ چور کی طرح اور راہ سے آ گئے۔"

(حاشیہ نزول المسیح' ص ۳۵' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۱۳' ج ۱۸ حاشیہ)

➜ "میں اس بات کا خود قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۵' مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۷۳' ج ۲۲)

➜ زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرہنم

ترجمہ: "زندہ ہوا ہر نبی میری آمد سے۔ تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔"

(نزول المسیح ص ۱۰۰' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۷۸' ج ۱۸)

➜ "اس (آنحضرت ﷺ) کے شاگردوں میں علاوہ بہت سے محدثوں کے ایک (مرزا) نے نبوت کا بھی درجہ پایا اور نہ صرف یہ کہ نبی بنا بلکہ...... بعض اولوالعزم نبیوں سے بھی آگے نکل گیا۔"

(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۵۷ از مرزا محمود)

➜ "حضرت مسیح موعود (مرزا) کو جو بلحاظ مدارج کئی نبیوں سے بھی افضل ہیں...... ایسے مقام پر پہنچے کہ نبیوں کو اس مقام پر رشک ہے۔"

(خطبہ عید۔ مرزا محمود' اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ شمارہ ۹۳ مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۳ء)

➜ "آپ (مرزا) کا درجہ رسول کریم ﷺ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰ شمارہ نمبر ۱۴۵' مورخہ ۶ جون ۱۹۳۳ء)

← ''جس (مرزا) کے وجود میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان جلوہ گر تھی۔''
(الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۱۴۶' مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۵ء)

← ''آدم ثانی حضرت مسیح موعود (مرزا) جو آدم اول سے شان میں بڑھا ہوا تھا' اس کے لیے کیوں یہ نہ کہا جاتا کہ آگ تمہاری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔''
(ملائکۃ اللہ ص ۶۵ تقریر مرزا محمود)

← ''اور خدا تعالیٰ میرے لیے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح (علیہ السلام) کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۷۵' ج ۲۲)

← ''پس اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز (مرزا) اسرائیلی یوسف (علیہ السلام) سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا۔ مگر یوسف بن یعقوب (علیہما السلام) قید میں ڈالا گیا۔''
(براہین احمدیہ پنجم ص ۷۶' مندرجہ روحانی خزائن ص ۹۹' ج ۲۱)

← ''حدیث میں تو ہے کہ اگر موسیٰ وعیسیٰ (علیہما السلام) زندہ ہوتے۔ (حدیث میں صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے) تو آنحضرت (ﷺ) کے اتباع کے بغیر ان کو چارہ نہ ہوتا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ مسیح موعود (مرزا) کے وقت میں بھی موسیٰ وعیسیٰ ہوتے تو مسیح موعود (مرزا) کی ضرور اتباع کرنی پڑتی۔
(مکتوب مرزا محمود اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۹۸ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۶ء)

← ''حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اتباع میں' میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہے تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔''
(تقریر مرزا محمود در لائل پور مندرجہ الفضل ج ۲۱ نمبر ۱۳۸' مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۳۴ء)

← انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

ترجمہ: ''اگرچہ دنیا میں بہت سارے نبی ہوئے ہیں' لیکن علم وعرفان میں' میں کسی سے کم نہیں ہوں۔''
(نزول المسیح ص ۱۰۰' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۷۷' ج ۱۸)

← ''خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں۔ میں آدم ہوں' میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحاق ہوں' میں اسماعیل ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں۔ یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔''
(حاشیہ حقیقۃ الوحی ص ۷۲' مندرجہ روحانی خزائن ص ۷۶' ج ۲۲ حاشیہ)

حضرت مسیح علیہ السلام

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں سے سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنی بعض خصوصیات کے پیش نظر امتیازی مقام کے حامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے بن باپ پیدا ہونا' ایک خاص موقع پر زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور قرب قیامت میں دوبارہ دنیا میں واپسی۔ ایسی امتیازی خصوصیات ہیں جن میں ان کا کوئی دوسرا سہیم وشریک نہیں۔

دنیا کی سب سے بڑی مغضوب ومردود قوم یہود نے سب سے بڑھ کر سیدنا مسیح علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور ان کی پاک دامن وعفت ماب والدہ محترمہ سیدنا مریم صدیقہ طاہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا رضوانہ' پر طرح طرح کے الزامات لگائے......انہیں اذیت پہنچائی۔ سیدنا مسیحؑ کے قتل کے منصوبے بنائے اور تکلیف واذیت کے حوالہ سے جو ہو سکا انہوں نے کیا۔

صدیوں بعد اس روایت کو قادیانی دہقان مرزا غلام احمد نے دہرایا اور اپنی گستاخ وبے لگام قلم سے سیدنا مسیح علیہ السلام اور ان کی عظیم المرتبت والدہ کے خلاف وہ وہ بہتان طرازیاں کیں کہ یہود کی روح بھی شاید شرما اٹھی ہو۔

یہ بدزبانی اور دوں نہادی جس کا رویہ ہوا سے شریف انسان کہنا بھی مشکل ہے۔ آئیں دیکھیں اس حوالہ سے کہ اس بدزبان نے کیا لکھا؟

← ''وہ (مسیح ابن مریم) ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا۔ مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور ناپاکی کا مبرز ہے' تولد پا کر مدت تک بھوک اور پیاس اور درد اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔''

(براہین احمدیہ ص ۳۲۹' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۴۴۱۔۴۴۲' ج ۱)

← ''آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۱' ج ۱۱)

← ''مسیح (علیہ السلام) کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ' پیو' نہ زاہد' نہ عابد' نہ حق کا پرستار' متکبر' خود بین' خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔''

(مکتوبات احمدیہ ص ۲۱ تا ۲۴' ج ۳)

← ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح حاشیہ ص ۶۵' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۷۱' ج ۱۹)

← ''ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ ذیابیطس کے لیے افیون مفید ہوتی ہے۔ پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی کہ ہمدردی فرمائی لیکن اگر ذیابیطس کے لیے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ

کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا دوسرا افیونی۔''

(نسیم دعوت ص ۶۹، مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۳۴۔۴۳۵، ج ۱۹)

← ''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد، بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''

(ست بچن حاشیہ ص ۱۷۲، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۶، ج ۱۰)

← ''آپ (یسوع مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۱، ج ۱۱)

← ''لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(مقدمہ دافع البلاء ص ۴، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۲۰، ج ۱۸)

← ''میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز رکھنے والا نہیں تھا۔''

(ریویو ج ۱، ص ۱۲۴، ۱۹۰۲ء)

← ''یہ بھی یاد رہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۸۹، ج ۱۱)

← ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۹۰، ج ۱۱)

← ''مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں، میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ ابتر ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۶، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۶، ج ۳)

← ''ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے

نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کردیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن، حاشیہ ص ۲۹۱ ج ۱۱)

← ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔''

(دافع البلاء ص ۱۳، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۳، ج ۱۸)

← ''خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں وہ ہرگز نہ کرسکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۲، ج ۲۲)

← ''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۵، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۹، ج ۲۲)

← ''اور (اسلام) نہ عیسائی مذہب کی طرح یہ سکھلاتا ہے کہ خدا نے انسان کی طرح ایک عورت کے پیٹ سے جنم لیا اور نہ صرف نو مہینہ تک خون حیض کھا کر ایک گنہگار جسم سے جو بنت سبع اور تمر اور راحاب جیسی حرامکار عورتوں کے خمیر سے اپنی فطرت میں اہنیت کا حصہ رکھتا تھا۔ خون اور ہڈی اور گوشت کو حاصل کیا بلکہ بچپن کے زمانہ میں جو جو بیماریوں کی صعوبتیں ہیں، جیسے خسرہ، چیچک، دانتوں کی تکالیف وغیرہ وہ سب اٹھائیں اور بہت سا حصہ عمر کا معمولی انسانوں کی طرح کھو کر آخر موت کے قریب پہنچ کر خدائی یاد آ گئی...... وجہ یہ کہ وہ (خدا تعالیٰ) پہلے ہی اپنے فعل اور قول میں ظاہر کرچکا ہے کہ وہ ازلی، ابدی اور غیر فانی ہے اور موت اس پر جائز نہیں۔ ایسا ہی یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ کسی عورت کے رحم میں داخل ہوتا اور خون حیض کھاتا اور قریباً نو ماہ پورے کر کے سیر ڈیڑھ سیر کے وزن پر عورتوں کی پیشاب گاہ سے روتا چلاتا پیدا ہو جاتا ہے اور پھر روٹی کھاتا اور پاخانہ جاتا اور پیشاب کرتا اور تمام دکھ اس فانی زندگی کے اٹھاتا ہے اور آخر چند ساعت جان کندنی کا عذاب اٹھا کر اس جہان فانی سے رخصت ہو جاتا ہے۔''

(ست بچن ص ۱۷۲۔۱۷۴، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۹۷۔۲۹۸، ج ۱۰)

← ''مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہیں۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفات کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ

دے سکے۔"

(نور القرآن حصہ دوم ص ۱۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۹۲۔۳۹۳ ج ۹)

← "ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"

(دافع البلاء ص ۲۰ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۴۰ ج ۱۸)

اسلام اور مرزا قادیانی

اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری، سچا اور سدا بہار دین ہے جس کی تکمیل و اتمام کا اعلان خود اللہ رب العزت نے اپنی آخری وحی میں حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ ساتھ ہی قرآن عزیز میں خالق کائنات نے واضح کیا کہ اس اسلام سے روگردانی کر کے دوسرے طریقے اور دھرم کے رسیا لوگوں کے لیے ذلت و نقصان کے سوا کچھ نہیں۔

لیکن قادیان کی گنجی کلچڑی کو دیکھیں اور اس کے لگے بندھنوں کو دیکھیں کہ وہ کس دیدہ دلیری اور ڈھٹائی و بے حیائی سے اسلام کی نفی کرتا ہے۔ محض اس لیے کہ اصل اسلام میں ان کا حصہ نہیں اور دوسری طرف وہ اپنے لایعنی، لغو اور بیہودہ طریق اور خرافات کو اسلام قرار دیتا ہے۔ اسلام کی سچی، صحیح اور سدا بہار تصویر کے علی الرغم مرزا کی خرافات سے بھرپور تحریرات کا ایک عکس:

اسلام وہ جو مرزا کہے، مسلمان وہی جو مرزا کو مانے

← "جس اسلام میں آپ (مرزا) پر ایمان لانے کی شرط نہ ہو اور آپ (مرزا) کے سلسلہ کا ذکر نہیں، اسے آپ (مرزا) اسلام ہی نہیں سمجھتے تھے۔"

(اخبار الفضل قادیان ج ۲ نمبر ۸۵ مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

← "پس اس اسلام کی تبلیغ کرو جو مسیح موعود (مرزا) لایا۔

(منصب خلافت ص ۲۰ مرزا محمود)

← "تجویز آئی کہ ایسا رسالہ شائع کریں جس میں مرزا کا نام نہ ہو۔ مگر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس تجویز کو اس بنا پر رد کر دیا کہ مجھ کو چھوڑ کر کیا مردہ اسلام کو پیش کرو گے۔"

(اخبار الفضل قادیان ج ۱۶ شمارہ ۳۲ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء)

← "پس جس طرح حضرت موسیٰ کے وقت میں موسیٰ (علیہ السلام) کی آواز اسلام کی آواز تھی اور حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے وقت میں عیسیٰ کی اور سیدنا حضرت محمد ﷺ کی آواز اسلام کا صور تھا۔ اسی طرح آج قادیان سے بلند ہونے والی آواز اسلام کی آواز ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان ج ۷ شمارہ ۹ مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۲۰ء)

← ''(مسلمان) خدا کے نزدیک مسلمان نہیں ہیں بلکہ ضرورت ہے کہ ان کو پھر نئے سرے سے مسلمان کیا جاوے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۴۳' از بشیر ایم اے)

← ''حضرت صاحب (مرزا) نے علماء مشائخ ہند کو جو خط لکھا اس میں سلام مسنون بسم اللہ وغیرہ نہیں لکھی کیونکہ وہ مسلمان نہ تھے اور آپ (مرزا) ان کو مسلمان نہ سمجھتے تھے بلکہ کافر قرار دیتے تھے۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد ۸ شمارہ ۴ مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۲۰ء)

← ''مسیح موعود (مرزا) کے منکروں کو مسلمان کہنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے' جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لیے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص ۱۲۵)

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے پاک باز و پاک طینت گروہ کے بعد اس دھرتی پر انسانی آبادی میں جو طبقہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مورد بنا وہ حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ہے۔ قرآن عزیز اس گروہ پاک باز کو ''اللہ کی جماعت'' قرار دیتا ہے۔ ایسی جماعت کہ کامیابی اس کا مقدر ہے اور وہ ہر حال میں کامیاب ہو کر رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت راشدہ صادقہ کو اپنی رضا کے سرٹیفکیٹ سے نوازا اور حضور نبی مکرم' رسول رحمت' خاتم النبیین ﷺ نے اس جماعتِ راشدہ کو آسمانِ ہدایت کے ستارے قرار دیا اور فرمایا۔ ''خبردار ان کو اذیت پہنچانا مجھے اذیت پہنچانا ہے اور مجھے اذیت پہنچانا اللہ رب العزت کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔''

حضور نبی مکرمؐ نے اس گروہ صفا پر طعن و تشنیع کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت کا مستحق قرار دیا۔ لیکن اس دنیا میں ایسے بدبختوں اور نامرادوں کی کمی نہیں جو درس گاہ نبوت کے ان تربیت یافتہ رجال کار کے خلاف اپنی گز بھر لمبی زبانیں کھولتے ہیں۔ ایسے ہی نامرادوں میں ایک غلام احمد قادیانی ہے جس کی سوقیانہ زبان اور بدبختی کے چند نمونے پیش نظر ہیں:

← ''جیسا کہ ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۸' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۲۷' ج ۱۹)

← ''بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی درایت اچھی نہیں تھی' جیسے ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۳۴' مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۶' ج ۲۲)

← ''اکثر باتوں میں ابوہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکہ میں پڑ جایا کرتا تھا۔ ایسے الٹے معنی کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۳۴' مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۶ ج ۲۲)

← ''جو شخص قرآن شریف پر ایمان لاتا ہے اس کو چاہئے کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے قول کو ایک

ردی متاع کی طرح پھینک دے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۴۱' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۱۰' ج ۲۱)

← "بعض نادان صحابی (رضوان اللہ علیہم اجمعین) جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۲۸۵' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۸۵' ج ۲۱)

← "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کی تلاش کرتے ہو۔"

(ملفوظات احمدیہ ج ۲' ص ۱۴۲)

← "میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۳' ص ۲۷۸)

← "ابوبکر و عمر کیا تھے وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔"

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری۔ فروری 1915ء' ۲/۳ ص ۵۷ احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

← "جو میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت میرے سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۵۸۔ ۲۵۹' ج ۱۶)

← "اور انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں۔"

(اعجاز احمدی ص ۵۲' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۶۴' ج ۱۹)

← "میں (مرزا) خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۱' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۳' ج ۱۹)

← "اے عیسائی مشنریو اب ابن المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ اے قوم شیعہ تُو اس پر مت اصرار کر کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے جو اس حسین (رضی اللہ عنہ) سے بڑھا ہوا ہے۔"

(دافع البلاء ص ۲۶' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۳' ج ۱۸)

← کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص ۹۹' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۷۷' ج ۱۸)

← "تم نے خدا کے جلال و مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ (ذکر حسینؓ) کا ڈھیر ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۲' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۴' ج ۱۹)

← "حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا' اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے

ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱ حاشیہ' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۱۳' ج ۱۸)

← "میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر ایک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے"

(درثمین اردو ص ۴۵' مجموعہ کلام مرزا)

← "حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا۔

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

کہ میرے گریبان میں سو حسین (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ لوگ اس کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ میں سو حسین کے برابر ہوں۔ لیکن میں (مرزا محمود) کہتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین کی قربانی کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے۔"

(خطبہ مرزا محمود مندرجہ الفضل جلد ۱۳' شمارہ ۸۰' ۲۶ جنوری ۱۹۲۶ء)

← "ہاں وہ محمدؐ کا اکلوتا بیٹا (مرزا) جس کے زمانہ پر رسولوں نے ناز کیا۔"

(کلمۃ الفصل مرزا بشیر ایم۔ اے' ص ۱۰۱)

← "میری (مرزا قادیانی کی) اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے۔"

(الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۵۳' ۸ جنوری ۱۹۲۶ء)

← "عزیز امۃ الحفیظ (مرزا قادیانی کی لڑکی) سارے انبیاء کی بیٹی ہے۔"

(الفضل قادیان جلد ۲ نمبر ۱۵۶' مورخہ ۱۷ جون ۱۹۱۵ء)

← "مرزا قادیانی کی گھر والی ام المومنین ہے۔"

(سیرۃ المہدی)

قرآن وسنت

اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے جہاں سلسلہ نبوت قائم فرمایا اور اس کا اختتام حضرت محمد ﷺ پر کردیا' وہاں مختلف اوقات میں کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ اس سلسلہ کتب کی آخری کڑی قرآن مجید اور فرقان حمید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں کے لیے رحمت' ہدایت اور شفا ہے۔

جس کی حفاظت وصیانت کا وعدہ خود حضرت حق جل مجدہ نے کیا جس کی آیات کے سامنے بڑے بڑے زبان آور دم بخود رہ گئے اور اس کی ایک آیت کا مقابلہ کرنے کی تاب نہ لا سکے۔ یہ عظیم کتاب صدیوں سے اپنی عظمت کا لوہا منوا رہی ہے۔ مرزا کی سرپرست برطانوی سرکار نے

اسے مٹانے کی عجیب احمقانہ تدابیر کیں لیکن منہ کی کھائی۔

''عربی مبین'' میں نازل ہونے والی اس کتاب کے بالمقابل قادیانی گنوار نے وحی والہام کا جس طرح ڈھونگ رچایا اور اسے قرآن سے برتر و بالا قرار دیا اور جا بجا فخریہ اس کا اظہار کیا وہ ایسی ناروا جسارت ہے جس پر آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین پھٹ جائے تو عجب نہیں۔

قرآن کے بالمقابل خرافاتی الہام کے لیے مرزا کی تحریرات دیکھیں اور سوچیں کہ آیا یہ شخص صحیح الدماغ تھا یا اس کا ذہنی توازن خراب تھا؟

➜ ''آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطاء
ہمچوں قرآن منزاش دانم
از خطاہا ہمیںست ایمانم
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید''

ترجمہ: ''جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں' خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے۔ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے' خدائے پاک وحدہ کے منہ سے۔''

(نزول المسیح ص ۹۹' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۷۷' ج ۱۸)

مرزا نے اپنا الہام لکھا کہ:

➜ ''ما انا الا کا القرآن۔''

ترجمہ: ''قرآن خدا کی کتاب اور میرے (مرزا کی) منہ کی باتیں ہیں۔''

(تذکرہ ص ۶۷۴ طبع چہارم)

➜ ''میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۳۱' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۴۰' ج ۱۹)

➜ ''پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآن عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔'' (مفہوم)

(ازالہ اوہام ص ۸ حاشیہ' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۰۹' ج ۳)

➜ ''میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔'' (مفہوم)

(ازالہ اوہام ص ۲۸۸۔ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۸۲ ج ۳)

➜ ''قرآن زمین پر سے اٹھ گیا تھا میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔'' (مفہوم)

(ازالہ اوہام ص ۲۹۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۵۵۔۴۵۶' ج ۳)

← ''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱' مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۲۰' ج ۲۲)

یہی وجہ ہے کہ مرزا پر خود ساختہ نازل ہونے والی وحی کے مجموعہ کا نام ''تذکرہ'' رکھا حالانکہ قرآن مجید کا ایک نام ''تذکرہ'' بھی ہے۔ کلا انھا تذکرۃ۔

← ''یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انزلنا قریبا من القادیان میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۷۵' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۱۴۰' ج ۳)

حرمین شریفین زادھما اللہ شرفا وتعظیما

امت مسلمہ اس حقیقت کو بدل وجان تسلیم کرتی ہے کہ حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ) زادھما اللہ شرفا وتعظیما کائنات ارضی کے سب سے محترم' مبارک اور مقدس قطعات ہیں۔

رب العزت کی تجلیات کا مرکز ارض حرم ہے تو اس کی رحمتوں کے نزول کی جگہ ارض مدینہ' جہاں کائنات کا سب سے عظیم انسان محو استراحت ہے۔

حج بیت اللہ' اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک ہے جو عشق وجنون کا سفر ہے اور جس میں حضرت حق کے بندے اپنی نیازمندی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں۔

محمد عربی علیہ الصلوۃ والسلام کے سچے امتیوں کے لیے ارض مدینہ کی زیارت بھی گویا اس مبارک سفر کا ایک حصہ ہے۔

لیکن دیکھیں کہ مرزا جیسے شاطر' فریبی اور دولت انگلشیہ کے ایجنٹ نے کس طرح ان پاک شہروں کی توہین کی۔ اپنی جنم بھومی قادیان کا ان سے کس طرح جوڑ جوڑا بلکہ اسے قرآن میں مندرجہ قرار دے کر اسے مکہ و مدینہ سے بھی بہتر و افضل قرار دیا اور قادیان ہی کی زیارت کو حج سے تعبیر کر کے بیت اللہ اور مناسک حج کی توہین کی۔

آسماں را حق بود گر خوں بارد بر زمیں

← ''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے کہ جو بار بار یہاں نہ آئے گا مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم سے نہ کوئی کاٹا جائے پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟''

(مرزا محمود' مندرجہ حقیقت الرؤیا' ص ۴۶)

← ''زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے''

(درثمین اردو کلام مرزا ص ۵۲)

← ''مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لیے ناف کے طور پر فرمایا (حالانکہ یہ مکہ مکرمہ بیت اللہ شریف کے لیے ہے۔ناقل) اور اس کو تمام جہانوں کے لیے ام قرار دیا ہے۔''

(خطبہ مرزا محمود' الفضل قادیان مورخہ ۳ جنوری ۱۹۲۵ء)

← ''تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔مکہ اور مدینہ اور قادیان۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۴' مندرجہ روحانی خزائن' ص ۱۴۰' ج ۳ حاشیہ)

← ''ہم مدینہ کی عزت کر کے خانہ کعبہ کی ہتک کرنے والے نہیں ہو جاتے۔اسی طرح قادیان کی عزت کر کے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ کی توہین کرنے والے نہیں ہو سکتے۔خدا تعالیٰ نے ان تینوں مقامات (مکہ مکرمہ'مدینہ منورہ' قادیان) کو مقدس کیا اور ان تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے لیے چن لیا۔''

(تقریر مرزا محمود' الفضل قادیان مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء)

← ''قادیان کیا ہے؟ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے۔قادیان خدا کے مسیح (مرزا) کا مولد و مسکن اور مدفن ہے۔''

(الفضل مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء)

← ''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔''

(مرزا محمود' الفضل' ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

← ''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا کہ جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ رہتا ہے۔''

(انوار خلافت ص ۱۱۷)

← ''عرب نازاں گر ارضِ حرم پر ہے
تو ارضِ قادیان فخرِ عجم ہے''

(الفضل' ۲۵ دسمبر ۱۹۳۲ء)

← ''و من دخله كان امنا۔''

ترجمہ: ''قادیان کی مسجد جائے امن ہے۔''

(تبلیغ رسالت ص ۱۵۲۔۱۵۳' جلد ششم مجموعہ اشتہارات)

← ''سبحٰن الذی اسری بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصیٰ۔''

ترجمہ: ''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزا) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔''

(خطبہ الہامیہ ص ۲۱' مندرجہ روحانی خزائن حاشیہ ص ۲۱' ج ۱۶)

← ''ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ جیسا کہ حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہے۔''
(خطبہ مرزا محمود مندرجہ برکات خلافت' مجموعہ تقاریر مرزا محمود جلسہ سالانہ ۱۹۱۴ء)

← ''جیسے احمدیت کے بغیر (یعنی مرزا کو چھوڑ کر) جو اسلام باقی رہ جاتا ہے وہ خشک اسلام ہے۔ اسی طرح اس ظلی حج (جلسہ قادیان) کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے۔''
(پیغام صلح' ۱۹۔اپریل ۱۹۳۳ء)

← ''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں۔ مگر اس جگہ (قادیان میں) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔''
(آئینہ کمالات ص ۳۵۲' مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۵۲' ج ۵)

علماء و اولیاء امت

حضرات علماء کرام اور اولیاء عظام' اللہ تعالیٰ کی انسانی مخلوق کا نہایت بیش قیمت حصہ ہے۔ ایسا حصہ جسے اللہ رب العزت نے خود اپنا دوست قرار دیا۔ انہیں ایمان و تقویٰ کا علمبردار بتلایا اور واضح فرمایا کہ دنیا و آخرت میں ہر قسم کی بشارتیں ان کے لیے ہیں۔ اہل علم کے لیے قرآن و سنت میں جا بجا تعریف آمیز کلمات ہیں اور کیوں نہ ہو کہ علم نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اس سے کسی کو حصہ ملنا بڑی ہی سعادت ہے۔

علماء کی توہین و تذلیل کو حضور نبی کریم ﷺ نے بدترین جرم قرار دیا اور ایسے لوگوں کے متعلق واضح کیا کہ ان لوگوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

لیکن صد ہزار حیف اس قادیانی مردود پر کہ اس نے قریب العہد اور قریب العصر نامور علماء و صلحاء کا نام لے لے کر انہیں مغلظات سنائیں اور برا بھلا کہا۔ بھلا ایسا آدمی اس قابل ہے کہ اسے کوئی منہ لگائے۔

حیرت ہے ان لوگوں پر جو اس ذات شریف کو نبی بنا کر بیٹھے ہیں۔

کار شیطان می کند نامش ''نبی''
گر ''نبی'' ایں است لعنت بر ''نبی''

حضرت سید پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے متعلق لکھا:

← ''مجھے (مرزا کو) ایک کتاب کذاب کی طرف سے پہنچی ہے وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت' تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہوگئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''
(اعجاز احمدی ص ۷۵' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۸۸' ج ۱۹)

← ''لومڑی کی طرح بھاگتا پھرتا ہے...... جاہل بے حیا۔''
(نزول المسیح ص ۶۳' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۴۱' ج ۱۸)

اہل حدیث رہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ:

← ''کذاب' متکبر' سربراہ گمراہان' جاہل' شیخ احمقان' عقل کا دشمن' بدبخت' طالع' منحوس' لاف زن'

شیطان، گمراہ شیخ مفتری۔"

(انجام آتھم ص ۲۴۱۔ ۲۴۲، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۴۱۔ ۲۴۳، ج ۱۱)

مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا کہ:

← "وہ گمراہ اور کذاب ہے۔"

(انجام آتھم ص ۲۵۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۵۱، ج ۱۱)

مولانا عبدالحق دہلوی کے متعلق لکھا کہ:

← "وہ لاف زنوں کا رئیس ہے۔ اسی طرح مولانا عبداللہ ٹونکی، مولانا احمد علی محدث سہارنپوری کو بھی۔"

(انجام آتھم ص ۲۵۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۵۱، ج ۱۱)

مولانا علی حائری شیعہ رہنما کے متعلق کہا کہ:

← "سب سے جاہل تر ہے۔"

(اعجاز احمدی، ص ۴۷، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۸۶، ج ۱۹)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو:

← "عورتوں کی عار کہا۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۳، مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۹۶، ج ۱۹)

مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا کہ:

← "اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون۔"

(انجام آتھم ص ۲۵۲، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۵۲، ج ۱۱)

← "ہمارے مخالف سخت شرمندہ اور لاجواب ہو کر آخر کو یہ عذر پیش کر دیتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ معصوم نہ تھے بلکہ جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی، ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھالی۔"

(ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۲۴، مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۹۰، ج ۲۱)

← "میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۳۵، مندرجہ روحانی خزائن ص ۷۰، ج ۱۶)

← "جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں، میں ان سب سے افضل ہوں۔" (مفہوم)

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱، مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۰۶، ج ۲۲)

← "حضرت مرزا صاحب جمیع اہل بیت طیبین، طاہرین کہ اس میں دیگر اولیاء اللہ و مجددین امت بھی شامل ہیں، ان سب سے بڑھ گئے۔ جو کچھ ان میں متفرق تھا وہ آپ میں مجموعی طور پر آ گیا۔"

(الفضل قادیان جلد ۳ نمبر ۱۰۷ مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۷۶ء)

← "سو یہ عاجز (مرزا) بیان کرتا ہے نہ فخر کے طریق پر بلکہ واقعی طور پر شکر انعمۃ اللہ کہ اس عاجز کو خدا

تعالیٰ نے ان ہستیوں پر فضیلت بخشی کہ جو حضرت مجدد صاحب (الف ثانی ؒ) سے بھی بہتر ہیں۔"
(حیات احمد ج ۲ نمبر ۲، ص ۹۷، مولفہ یعقوب قادیانی)

جملہ مخالفین کے خلاف

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نمائندے ہوتے ہیں وہ اپنے حلقہ نبوت کی دنیا کو حق کی طرف بلاتے اور دعوت دیتے ہیں۔ کچھ ان کی مان کر حلقہ اسلام میں آ جاتے ہیں تو کچھ نامرادی کا طوق گلے میں باندھ لیتے ہیں۔

انبیاءؑ کے اخلاق اتنے عظیم اور بلند ہوتے ہیں کہ اپنے بدترین مخالفین کے خلاف بھی کبھی بدزبانی نہیں کرتے۔ یہ بات نبوت کے مقام سے بہت فروتر ہے لیکن غلام ہندوستان میں غیروں کی ضروریات کی تکمیل کے لیے نبوت کا ڈھونگ رچانے والا مرزا غلام احمد نے اپنے مخالفین کے خلاف جو زبان استعمال کی وہ اس کا سب سے بڑا ثبوت ہے کہ مرزا قادیانی کا مقام انسانیت سے بھی کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ اعلان بھی کیا کہ:

← "اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لیے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔"
(اربعین نمبر ۴، از مرزا غلام احمد قادیانی حاشیہ ص ۷، مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۳۵، ج ۱۷)

تمام مسلمانوں کے لیے فتویٰ کفر

← "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔"
(آئینہ صداقت ص ۳۵ مصنفہ مرزا محمود احمد)

← "ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا یا محمد (ﷺ) کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔"
(کلمۃ الفصل ص ۱۱۰، مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ ریویو جلد ۴، امارچ/اپریل ۱۹۱۵ء)

← "جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔"
(نزول المسیح ص ۴، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۸۲، ج ۱۸ حاشیہ)

← "اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"
(انوار الاسلام ص ۳۰، مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۱، ج ۹)

← "دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔"
(نجم الھدیٰ ص ۵۳، مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۳، ج ۱۴)

← ''تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ تھا۔''

(منقول از مباحثہ راولپنڈی' ص ۲۴۰)

← ''کفر دو قسم پر ہے۔ایک کفر یہ کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص ۱۷۹' مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۸۵' ج ۲۲)

← ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔'' (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۴۷۔۵۴۸' ج ۵)

اصل عبارت عربی میں ہے اس کا ترجمہ ہم نے لکھا ہے۔مرزا کے الفاظ یہ ہیں الا ذریة البغایا۔ عربی کا لفظ البغایا جمع کا صیغہ ہے۔واحد اس کا بغیة ہے جس کا معنی بدکار' فاحشہ' زانیہ ہے۔خود مرزا نے خطبہ الہامیہ ص ۱۷ میں لفظ بغایا کا ترجمہ بازاری عورتیں کیا ہے اور ایسے ہی انجام آتھم کے ص ۲۸۲ نور الحق حصہ اول ص ۱۲۳ میں لفظ بغایا کا ترجمہ نسل بدکاران' زنا کار' زن بدکار وغیرہ کیا ہے۔

← ''خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔''

(تذکرہ ص ۶۰۰' الہام مارچ ۱۹۰۶ء)

مسلمانوں سے معاشرتی بائیکاٹ

مرزائیوں کا عجیب معاملہ ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں اپنا حصہ سمجھا جائے' انہیں برابر کے حقوق ملیں اور مسلمان معاشرتی زندگی میں ان سے مل جل کر رہیں۔اس کو آپ حقیقت کا نام دیں گے یا منافقت کا کہ ان کی یہ جملہ خواہشیں اور جملہ تقاضے ان کے گرو اور ان کے پسماندگان کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مرزائی دنیا کی تحریرات میں شادی بیاہ سے لے کر جنازہ اور تدفین تک جملہ معاملات میں بائیکاٹ اور انقطاع کی تعلیم ہے اور اس پر بھرپور زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں سے کسی قسم کا معاملہ نہ رکھیں حتیٰ کہ ان کے معصوم بچوں کا جنازہ تک نہ پڑھیں۔

سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ''خلفاء'' کی تعلیمات یہ ہیں تو پھر وہ مسلمانوں سے براہِ راست روابط کا کیوں مطالبہ اور تقاضا کرتے ہیں۔

ان دو غلے اور منافقانہ رول کا اندازہ کرنے کے لیے درج ذیل تحریرات سب سے بڑا ثبوت ہیں:

← ''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ کو ایک شخص نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اول حکیم نورالدین نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا اور اپنی خلافت کے چھ سالوں میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ باوجود کہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔''

(انوار خلافت ص ۹۳۔۹۴ مصنفہ مرزا محمود)

← ''حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔''

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر محمود ص ۲۵)

← ''پانچویں بات جو کہ اس زمانہ میں ہماری جماعت کے لیے نہایت ضروری ہے وہ غیر احمدی کو رشتہ دینا ہے، جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر سمجھتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔''

(ملائکتہ اللہ ص ۴۶ مصنفہ مرزا محمود)

← ''ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریمؐ نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلق کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔''

(کلمتہ الفصل ج ۱۴ ص ۱۶۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی)

← ''صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر پیچھے نماز مت پڑھو۔''

(قول مرزا غلام احمد مندرجہ اخبار ''الحکم'' قادیان، ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء، مندرجہ ملفوظات ص ۳۲۱، ج ۲)

← ''پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۴ حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۱۷، ت ۱۷)

← ''ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔''

(انوار خلافت ص ۹۰، از مرزا محمود)

← ''غیر احمدی مسلمانوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں حتیٰ کہ غیر احمدی معصوم بچے کا بھی جائز نہیں۔''
(انوار خلافت ص ۹۳' از مرزا محمود نیز الفضل مورخہ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۷ء' الفضل ۳۰۔ جولائی ۱۹۳۱ء)

نیز معلوم عام بات ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان' قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور الگ بیٹھا رہا۔ جب اسلامی اخبارات اور مسلمان اس چیز کو منظر عام پر لائے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا گیا کہ:

← ''جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ قائد اعظمؒ احمدی نہ تھے۔ لہذا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کا ان کا جنازہ نہ پڑھنا کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔''
(ٹریکٹ ۲۲ عنوان احراری علماء کی راست گوئی کا نمونہ' الناشر مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوت تبلیغ' صدر انجمن احمدیہ ربوہ' ضلع جھنگ)

جب قادیانی امت پر مسلمانوں کی جانب سے اعتراض کیا گیا کہ قائد اعظم مسلمانوں کے محسن تھے اور تمام ملت اسلامیہ نے ان کا جنازہ پڑھا ہے تو جماعت احمدیہ نے جواب دیا کہ:

← ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائد اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے۔''

(الفضل ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

الگ دین' الگ اُمت

مرزا غلام احمد قادیانی کے سلسلہ کے تمام لوازم اور مناسبت کو دیکھتے ہوئے اس امر کا فیصلہ کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی کہ وہ اپنے پیروؤں کو تمام مسلمانوں سے ایک الگ امت بنانے میں کس درجہ ساعی و کوشاں ہیں۔ حسب ذیل تصریحات ملاحظہ فرمائیں:

← ''حضرت مسیح موعود (مرزا) کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول کریم ﷺ' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرض یہ کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے اختلاف ہے۔''

(خطبہ مرزا محمود' الفضل جلد ۱۹ نمبر ۱۳)

← ''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا؟ کیا وہ انبیاء جن کے سوانح کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں بھی نظر آتی ہیں' انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا؟ ہر شخص کو ماننا پڑے گا کہ بے شک کیا ہے۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب نے ہی جو کہ نبی اور رسول ہیں اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے علیحدہ کر دیا تو نئی اور انوکھی بات کون سی بات ہے۔''
(الفضل ج ۵ شمارہ ۶۹' ۷۰)

← ''مگر جس دن سے کہ تم احمدی ہوئے' تمہاری قوم تو احمدیت ہوگئی' شناخت اور امتیاز کے لیے اگر کوئی پوچھے تو اپنی ذات یا قوم بتا سکتے ہو ورنہ اب تو تمہاری گوت' تمہاری ذات احمدی ہی ہے۔ پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو؟''

(ملائکۃ اللہ ص ۴۶۔ ۴۷' از مرزا محمود)

← ''میں نے اپنے نمائندہ کی معرفت ایک بڑے ذمہ دار انگریز افسر کو کہلوا بھیجا کہ پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح ہمارے حقوق بھی تسلیم کیے جائیں۔ جس پر اس افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیت ہیں اور تم ایک مذہبی فرقہ ہو۔ اس پر میں نے کہا کہ پارسی اور عیسائی بھی تو مذہبی فرقہ ہیں جس طرح ان کے حقوق علیحدہ تسلیم کیے گئے ہیں اس طرح ہمارے بھی کیے جائیں' تم ایک پارسی پیش کر دو اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔''
(مرزا بشیر الدین محمود کا بیان مندرجہ الفضل' ۱۳۔ نومبر ۱۹۴۶ء)

مرزائیوں کے قبرستان میں مسلمانوں کا بچہ بھی دفن نہیں ہوسکتا

← ''کیونکہ غیر احمدی جب بلا استثناء کافر ہیں تو ان کے چھ ماہ کے بچے بھی کافر ہوئے اور جب وہ کافر ہوئے تو احمدی قبرستان میں ان کو کیسے دفن کیا جا سکتا ہے۔''

(اخبار پیغام صلح ج ۲۴ نمبر ۴۹' ۳۔ اگست ۱۹۳۶ء)

← ''کیا کوئی شیعہ راضی ہوسکتا ہے کہ اس کی پاک دامن ماں ایک زانیہ کنجری کے ساتھ دفن کر دی جائے اور کافر تو زناکار سے بدتر ہے (مسلمان چونکہ مرزائیوں کے نزدیک کافر ہیں اس لیے وہ مرزائیوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہوسکتے۔ ناقل)

(نزول المسیح ص ۴۷' مندرجہ روحانی خزائن ص ۴۲۵' ج ۱۸)

☆ ☆ ☆